

کورونا اور دیگر وبائی امراض سے بچاؤ میں سیرت النبی ﷺ سے راہنمائی: ایک تحقیقی مطالعہ

A Research Study on Guidance from The Teachings and Life Practices of Prophet Muhammad (PBUH) to Cure from Corona and other Pandemics

Dr. Syed Muhammad Tahir Shah

Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Govt Post Graduate College Satellite Town Rawalpindi

Dr. Syed Aftab Alam

Assistant Professor, Department of Islamic Studies
Fatima Jinnah women University Rawalpindi

Version of Record Online/Print: 28-12-2021

Accepted: 25-11-2021

Received: 31-07-2021



Abstract

Human history has faced numberless pandemics; however, the contemporary pandemic Covid-19 proved the most fatal and dangerous amongst all. Although vaccines have been prepared, launched, and injected in almost all around the world but according to the medical experts, human life seems to be vulnerable to its new expected waves and novel variants. The only suggested solution is advised to follow its SOPs. Public must change their lifestyle and behaviors forever according to these SOPs for survival of humanity. The basic question of this research is whether we found any role model, instructions, or example from The Prophet (S.A.W). The paper elaborates the aspects of Sirat-un-Nabi (S.A.W) in this regard. He (S.A.W) indicated the reasons of pandemics, their remedies, and their spiritual and practical solutions. He (S.A.W.) not only stated the status of the victims and expired individuals due to the pandemics but also taught the humanity more than the SOPs recommended by medical experts for saving lives from corona infection. Humanity can be saved from the pandemics and losses can be reduced by acting upon and following the precautionary measures and SOPs recommended by the Prophet (S.A.W), like the social distancing, lockdown, covering the mouth (mask), quarantine, avoiding the hand shaking and hugging with the patients and the strict instructions of regular cleanliness.

Keywords: pandemics, Covid-19, novel variants, SOPs, spiritual, sunnah, solutions

تعارف

انسانی تاریخ میں کئی وبائیں آتی اور ختم ہوتی رہی ہیں اس طرح کی بیماریوں کا آنا جانا نظام دنیا کا حصہ ہے۔ یوں تو تمام وبائیں پورے معاشرے کو متاثر کرتی ہیں لیکن دور حاضر میں پھیلنے والے "کورونا وائرس" جو کہ Covid-19 کے نام سے معروف ہوا ہے، نے سابقہ وباؤں کے مقابلے میں دنیا کو بڑے وسیع پیمانے پر متاثر کیا ہے۔ اگرچہ ویکسین آچکی ہے اور اس کا استعمال بڑے منظم انداز سے کیا جا رہا ہے لیکن اس کے باوجود اس وباء پر مکمل کنٹرول کا دعویٰ نہیں کیا گیا۔ اس وائرل وباء کے پھیلاؤ اور ہلاکت خیزی کے اسباب ہی کچھ ایسے ہیں کہ ماہرین کے نزدیک باوجود ویکسین کے آجانے کے آئندہ بھی اس کے پھیلاؤ کے امکانات بہر حال موجود ہیں۔

اس صورتحال میں اس وباء اور اس طرح کی دیگر وباؤں سے بچاؤ کے لیے انسانیت کو اپنے رویے، طرز زندگی اور عادات کو ہی چند اصولوں کے مطابق بدلنا ہوگا۔ اسلام ایک فطری اور عالمگیر دین ہے جس میں زندگی کے ہر مسئلہ کا حل اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیا ہے۔ اس کی عملی شکل زندگی کے ہر شعبہ میں پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے اپنی تعلیمات، سیرت اور اسوہ حسنہ کے ذریعہ انسانیت کے سامنے پیش فرمادی ہے۔ اس وباء سے بچاؤ میں بھی آپ ﷺ کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ سے ایسے بے شمار نمونے، احتیاطی تدابیر اور اصول اخذ کیے جاسکتے ہیں کہ جن کو اگر کما حقہ اختیار کیا جائے اور ان کو اپنا طرز زندگی بنایا جائے تو اس وباء کے پھیلاؤ اور نقصانات سے کافی حد تک بچا جاسکتا ہے۔ اس مضمون میں کرونا اور اس جیسی دیگر وبائی امراض سے بچاؤ کے لیے سیرت النبی ﷺ سے راہنمائی کے حصول کی کوشش کی گئی ہے۔

تمہید

ماہرین نے دیگر وباؤں کی طرح کرونا وباء سے بچاؤ اور اس کے نقصانات کو کم از کم کرنے کے لیے بھی کچھ مخصوص احتیاطی تدابیر اور (ایس۔ او۔ پی) یعنی "کام کرنے کے معیاری طریقہ ہائے کار" تجویز کیے ہیں۔ ان اقدامات اور احتیاطی تدابیر کو اختیار کر کے اس وباء کے نقصانات کو کافی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔

محسن انسانیت، نبی اکرم ﷺ نے اپنے فرامین اور سیرت طیبہ میں پہلے ہی ان وباءوں کی حقیقت، ان کے پھیلنے کے اسباب، ان سے محفوظ رہنے کے طریقے، تمام احتیاطی تدابیر اور ان سے کہیں زیادہ ایسے موثر اقدامات تجویز فرمائے ہیں جو کہ اس طرح کی وباءوں کے امکانات و نقصانات کو بہت حد تک کم کرنے اور ختم کرنے میں معاون بن سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ ﷺ کے تجویز و تعلیم کردہ ان فرامین، اقدامات، احتیاطی تدابیر، اصول و ضوابط اور ہدایات کو اپنی زندگی کا حصہ اور معمول بنا لیا جائے اور اپنے طرز زندگی کو اس کے مطابق ڈھال لیا جائے۔ اس سے ایک طرف تو سیرت و سنتِ مطہرہ پر عمل پیرا ہونے کی سعادت اور اجر و ثواب ملے گا اور دوسری طرف اس طرح کی ممکنہ وباءوں سے بچنا اور ان کے نقصانات کو کافی حد تک کم کرنا ممکن ہوگا۔ زیرِ نظر مضمون میں آپ ﷺ کی سیرتِ مطہرہ کے اسی پہلو کا تحقیقی انداز سے جائزہ لیا گیا ہے تاکہ اس سے ممکنہ حد تک آگاہی ہو سکے اور اس پر عمل کیا جاسکے۔

کرونا اور اس جیسی دیگر وبائی امراض سے بچاؤ کے لیے سیرت النبی ﷺ سے راہنمائی

1۔ وباءوں کے آنے کی وجوہات و اسباب کا بیان

نبی اکرم ﷺ نے امت دعوت ہونے کی نسبت سے پوری انسانیت کو عموماً اور امتِ اجابت ہونے کی نسبت سے امت

مسلمہ کو خصوصاً جہاں وباؤں سے بچنے کے طریقے اور اقدامات بتلائے ہیں وہاں ان وباؤں کے آنے کی وجوہات و اسباب بھی واضح فرمادیے ہیں تاکہ ان اسباب سے بچ کر وباؤں کے آنے سے ہی محفوظ رہا جاسکے۔ یہ اسباب ظاہری اور حسی کے علاوہ باطنی اور معنوی بھی ہو سکتے ہیں۔ دو اہم اسباب درج ذیل ہیں:

الف۔ انسانی اعمال اور کردار

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نظام دنیا میں خرابی و فساد اور انسانوں کو پہنچنے والی بیماریوں، تکلیفوں اور مصیبتوں کا ایک سبب انسان کے برے اعمال و کردار بھی ہوتے ہیں کیوں کہ معاصی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بھی منفی اور نقصان دہ تاثیر ہوتی ہے، جب وہ تاثیر حد سے تجاوز کر جاتی ہے تو اس کے مضر و مہلک اثرات قدرت الہی سے مختلف صورتوں میں ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبْتُمْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ" (سورة الشورى: 30)

"اور تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے، سو وہ تمہارے اپنے (کرتوتوں) ہاتھوں سے کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے پہنچتی ہے اور وہ بہت سے گناہوں سے تو درگزر ہی فرماتا ہے۔"

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد الہی ہے:

"طَهَّرَ الْقَسَاذَ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ" (سورة

الروم: 41)

تفسیر روح المعانی میں علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ اس آیت کے لفظ "فساد" سے مراد قحط سالی، وبائی اور متعدی امراض، آگ لگنے اور پانی میں ڈوبنے کے واقعات کا بہت زیادہ ہونا، ہر چیز سے برکت کا مٹ جانا، نفع اشیاء کا نفع کم اور نقصان زیادہ ہو جانا وغیرہ ہے۔¹

نبی اکرم ﷺ نے وباؤں کے اس سبب کا بیان اپنے ایک ارشاد میں واضح الفاظ میں یوں فرمایا:

"جب بھی کسی قوم میں حکم کھلا اور اعلانیہ فحاشی اور بے حیائی ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی موذی

بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے لوگوں میں نہیں پائی جاتی تھیں"²

حدیث مبارکہ میں بیان کردہ پیشین گوئی کا مشاہدہ ایڈز وغیرہ جیسی بیماریوں کی صورت میں دنیا پہلے ہی کر چکی ہے۔ اس

تناظر میں موجودہ وباء کے پھیلاؤ کو اگر دیکھیں تو دور حاضر میں بے حیائی اور فحاشی اپنے عروج کو پہنچی ہوئی ہے۔

ب۔ ابتلاء و آزمائش اور کفارات

ان وباؤں کا ایک سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابتلاء و آزمائش بھی ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں موت و حیات کا سبب بھی

ابتلاء قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا" (سورة الملك: 2)

"یعنی اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرتا ہے"

اسی طرح یہ وبائیں بھی آزمائش ہوتی ہیں۔ پھر یہ آزمائش بھی مختلف افراد کے لیے مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ اس

لیے بعض لوگوں کے لیے یہ ابتلاء و آزمائش گناہوں کے ازالہ اور معافی کا ذریعہ، جبکہ بعض کے حق میں رحمت اور رفع درجات کا

کرونا اور دیگر وبائی امراض سے بچاؤ میں سیرت النبی ﷺ سے راہنمائی: ایک تحقیقی مطالعہ

سبب بنتی ہے اور بعض دیگر جو کہ ایمان سے محروم اور معاصی میں مبتلاء رہتے ہیں کے حق میں عذاب و غضب الہی کا مظہر ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے طاعون کی حقیقت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا:

"أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ"³

"کہ بے شک یہ عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہے بھیج دیتا ہے، (لیکن) اللہ تعالیٰ نے اسے (ان) مؤمنین کے لیے رحمت کا باعث بنا دیا ہے"

ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے ان امراض کو مومنوں کے لیے گناہوں کے کفارات قرار دیا جب ایک شخص نے

سوال کیا:

"يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا فِي هَذِهِ الْأَمْرَاضِ؟ قَالَ: كَفَّارَاتٌ قَالَ: إِي وَإِنْ قَلَّتْ؟ قَالَ: وَلَوْ شِئْتُمْ"⁴

"اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے لیے ان امراض کا کیا صلہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ گناہوں کے

کفارات بن جاتے ہیں، پوچھا کہ اگرچہ یہ معمولی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ کانٹا ہی چبھ جائے"

2۔ متعدی امراض اور وباؤں کے پھیلاؤ سے متعلق ارشادات نبوی ﷺ کا تحقیقی مطالعہ

متعدی اور وبائی امراض کی تعدی یا عدم تعدی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے امت کی مکمل راہنمائی فرمائی ہے اور اپنے بعض فرامین میں بیماریوں کے متعدی ہونے کی نفی فرمانے کے ساتھ ساتھ وبائی مریض سے دور رہنے کا بھی حکم دیا۔ اس طرح کے ارشادات میں بظاہر تعارض نظر آتا ہے نیز امراض کے عدم تعدی کے فرمان سے بعض لوگوں کو غلط فہمی بھی ہوئی کہ آپ ﷺ نے بیماریوں کے متعدی ہونے کی مطلقاً نفی فرمائی ہے اس وجہ سے اس فرمان کو تعدی امراض کی نفی کے لیے استعمال کر لیا جاتا ہے۔ لیکن محققین علماء نے ان فرامین کی نہ صرف نہایت عمدہ توجیح و توضیح کی ہے بلکہ ان میں تطبیق دے کر انہیں جمع بھی کر دیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ ﷺ کا فرمان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے:

"لَا عَدْوِي وَلَا طَيْبِيَّةَ، وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفْرَ، وَفَرَّ مِنَ الْمَجْدُومِ كَمَا تَفَرُّ مِنَ الْأَسَدِ"⁵

"چھوت چھات، بد شگونئی (بد فالی) لینا، آلو کی نحوست کا ہونا اور ماہ صفر سے متعلق بد اعتقادی کی کوئی حیثیت

نہیں (یعنی یہ سب لغو خیالات ہیں)، البتہ کوڑھ زدہ آدمی سے اس طرح دور بھاگو جیسے تم شیر سے دور بھاگتے ہو"

اس روایت کے پہلے حصے میں بیماریوں کے متعدی نہ ہونے کی بات پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ تجربات اور مشاہدہ اس کے برعکس ہے چنانچہ اسی بنیاد پر ایک دیہاتی صحابی کا آپ ﷺ سے کیا گیا سوال اور آپ ﷺ کا جواب صحیح مسلم میں اس طرح مروی ہے:

"(آپ ﷺ کی یہ بات سن کر) ایک دیہاتی نے سوال کیا: پھر ان اونٹوں سے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جو صحرا

میں بالکل ہرنوں کی طرح صاف اور صحیح پھرتے رہتے ہیں۔ پھر ان میں ایک خارش زدہ اونٹ آکر شامل ہو جاتا

ہے اور وہ سب اونٹوں کو خارش زدہ کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بھلا یہ بتاؤ: پہلے اونٹ کو خارش کس نے لگائی

تھی؟"⁶

اس مضمون کی کئی روایات الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ کتب حدیث میں مروی ہیں۔ مرض کے (اچھوت) یعنی

متعدی ہونے کی نفی اور دوسری طرف مجزوم (کوڑھی) سے دور بھاگنے والے دو ارشادات نبوی میں علماء نے تطبیق کی کچھ صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ حافظ ابن حجر العسقلانی اس سے متعلق تمام آراء و اقوال اور ان کے دلائل و توجیہات پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے ابو عمرو ابن صلاح شہروزی (ت: ۶۴۳ھ) کی ان دونوں فرامین میں بیان کردہ تطبیق یوں نقل کرتے ہیں کہ امراض بذاتہ تو متعدی نہیں ہوتے، بلکہ اللہ تعالیٰ مریض سے اختلاط اور میل جول کو تندرست و صحیح آدمی میں مرض کے منتقل ہونے کا سبب بنا دیتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض اوقات دیگر اسباب کی طرح، اس شخص پر (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) یہ سبب موثر نہیں ہوتا۔⁷

ملا علی قاری الہروی (ت: ۱۰۴۰ھ) نے ان کی تطبیق میں بہت عمدہ بات فرمائی:

"(ان دونوں روایات کو جمع کرتے ہوئے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے) کہ (مرض کے متعدی ہونے کی) نفی تو اعتقاد پر مبنی ہے جبکہ (متعدی مریض) سے دور بھاگنے کا حکم ایک عملی رویت ہے جیسا کہ اس عقیدہ کے ہوتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی (مرض کو) موثر نہیں کر سکتا، نبی کریم ﷺ نے طاعون والے شہر میں جانے سے منع فرمایا ہے۔"⁸

الغرض تطبیق کی توجیہات کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے وبائی امراض کے بارے میں امت کی ایک نوعیت کی طور پر راہنمائی فرما کر مشرکین کے عقیدہ، تعدیہ کی نفی فرمائی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے اسباب مرض سے بچنے کے عملی رویہ کو اختیار کرنے کی بھی تاکید و تلقین فرمادی کیونکہ بیماری کے اسباب سے بچنا اور پرہیز کرنا توکل کے خلاف اور منافی نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے بچنا عین شریعت کے تقاضوں میں سے ہے۔ گویا پہلے ارشاد کا تعلق عقیدہ و اعتقاد سے ہے جبکہ دوسرے حکم کا تعلق عملی رویہ اور طرز عمل سے ہے۔

3۔ رسول اللہ ﷺ کی نظر میں وباء میں مبتلاء ہونے اور اس سے وفات پانے والوں کا مقام

الف۔ مومن کے گناہوں کے کفارہ اور رحمت و بلندی درجات کا ذریعہ

بیماریوں کا آنا جانا تو نظام زندگی کا حصہ ہے لیکن ان کے اثرات کس پر کیا ہوتے ہیں یہ بہت اہم پہلو ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان بیماریوں کے اثرات کو بیان فرمایا ہے جس کی رو سے یہ وبائیں یا بیماریاں مومن کے لیے نہ صرف رحمت ثابت ہوتی ہیں بلکہ ان کے گناہوں کے ازالہ اور کفارہ کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے:

"مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا حَطِيئَةٌ"⁹

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے طاعون کی حقیقت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ: (ویسے تو) یہ عذاب ہے اللہ تعالیٰ جس پر چاہے اسے بھیج دیتا ہے، (لیکن) اللہ تعالیٰ نے اس کو مومنوں کے لیے رحمت (کاباعث) بنا دیا ہے۔¹⁰ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وباؤں کے بارے میں جو راہنمائی فرمائی ہے اس کے ذریعے اس طرح کی بیماریوں میں مبتلاء مریضوں کے لیے تسلی، حوصلہ اور انعام بھی ذکر فرمایا تاکہ مریض اس بیماری کی وجہ سے خوفزدہ ہو کر ہمت و حوصلہ ہار نہ بیٹھے بلکہ اس کی ہمت افزائی فرمائی تاکہ وہ خاطر جمع رکھے اور نتیجہ مضبوط قوت ارادی اور قوت مدافعت کے ساتھ بیماری کا مقابلہ کرے اور اس سے نجات حاصل کر لے۔

ب۔ وباء سے وفات پانے والوں کا شہادت کا درجہ:

آپ ﷺ نے وباء میں مبتلاء ہونے کے دوران لوگناہوں کے زائل ہونے کی نوید سنائی جبکہ اس بیماری سے وفات پا جانے والوں کو شہادت جیسے اعلیٰ درجہ اور سعادت پر فائز ہونے کی خوش خبری بھی عطا فرمادی۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ" ¹¹

"طاعون (میں وفات پانا) ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔"

آپ ﷺ کے ایسے کثیر ارشادات کی بنیاد پر کرونا وائرس یا کسی بھی وباء سے وفات پانے والوں کو بھی قیاساً شہید (حکمی) جبکہ اس شہادت کو شہادتِ صغریٰ کہا جائے گا۔

4۔ وباءوں سے بچاؤ کے لیے سیرت سے ماخوذ اقدامات اور احتیاطی تدابیر

نبی پاک ﷺ نے اپنے فرامین و عمل سے طاعون یا جزام وغیرہ جیسی وبائی امراض سے بچاؤ اور روک تھام کے لیے جو تعلیمات سیرت، انسانیت کو عطا فرمائیں، کرونا وائرس کی وباء سے بچاؤ اور روک تھام کے لیے بھی انہی تعلیمات نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر قیاس کرتے ہوئے ان سے راہنمائی حاصل کی جائے گی جو کہ سیرت کی راہنمائی ہی ہوگی۔ ذیل میں ان تعلیمات کو الگ الگ عنوانات کے تحت بیان کیا جائے گا۔

الف۔ وباءوں سے محفوظ رہنے کے لیے آپ ﷺ کی اعتقادی و روحانی اقدامات کی تجاویز و راہنمائی

نبی اکرم ﷺ نے امت کو ہر معاملہ میں نہ صرف مادی اقدامات و اعمال کی تعلیم دی بلکہ انہیں بہت سے ایسے روحانی و اعتقادی اعمال و اقدامات کی بھی راہنمائی و ترغیب دی جن کو اختیار کرنا اس معاملہ میں بہت مفید اور نافع ثابت ہوتا ہے۔ ذیل میں ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

1۔ توکل اور تقدیر پر ایمان اور اللہ تعالیٰ سے نصرت طلب کرنے کی ترغیب

بیماری اور وباء ہو یا کوئی اور تکلیف و مصیبت، اسلامی تعلیمات میں ایسے مواقع پر جہاں دیگر اقدامات کی تلقین موجود ہے وہاں سب سے اہم یہ ہے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ، توکل اور اعتماد مضبوط عقیدے کے ساتھ کیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کی ساری زندگی اس طرز عمل کی عملی مثال ہے۔ قرآن مجید میں اس سلسلے میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ" (سورۃ التوبہ: 51)

"آپ ﷺ ان سے فرمادیجئے: ہمیں ہرگز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے

(مقرر میں) لکھ دی ہے، وہی ہمارا مولا (کارساز) ہے اور مؤمنوں کو صرف اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرنا چاہیے۔"

آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اکثر اوقات اللہ تعالیٰ پر توکل اور اسی کے موثر حقیقی ہونے کا درس دیتے رہتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے سامنے جب اونٹوں کے بارے میں کسی نے دوسرے اونٹوں سے مرض لگ جانے کا مشاہدہ ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اس موقع پر تقدیر و توکل اور عقیدہ کو پختہ رکھنے کی تعلیم ان الفاظ میں ارشاد فرمائی:

"خَلَقَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ وَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرَزَقَهَا وَمَصَائِبَهَا" ¹²

"اللہ تعالیٰ نے ہر (جان) نفس کو پیدا کیا ہے اور اس کی زندگی، رزق اور (آزمائشوں) مصیبتوں کو لکھ دیا ہے"

آپ ﷺ کے اس طرح کے فرامین سے یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ امت کو ایک پختہ اور مضبوط عقیدہ کا حامل بنانا چاہتے تھے کیونکہ مضبوط عقیدہ انسان کو مضبوط قوت ارادی، قوت برداشت اور قوت مدافعت فراہم کرتا ہے اور جدید ماہرین نے وباؤں سے نمٹنے کے لیے ان صفات کو بنیادی لوازمات میں سے قرار دیا ہے۔ اور سیرت طیبہ میں اس سلسلہ میں پہلے سے ہی انتہائی مناسب راہنمائی مہیا کر دی گئی ہے۔

2- توبہ اور رجوع الی اللہ:

ہر مصیبت اور آفت اور بلاء و بلاء کے آجانے پر آپ ﷺ کی اولین تعلیم یہ تھی کہ ایسے حالات میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے اور اس سے مدد اور نصرت طلب کرنے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے گناہوں اور معاصی سے خلوص دل سے توبہ و استغفار کی جائے۔ کیونکہ معاصی کو آزمائشوں اور وباؤں کے آنے کی ایک بڑی وجہ قرار دیا گیا ہے۔¹³

3- صدقہ کی عادت:

آپ ﷺ نے آفات و بلیات اور مصیبتوں کو صدقات کے ذریعہ دور کرنے کی بڑی اہمیت سے تعلیم ارشاد فرمائی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"داواوا مرضاكم بالصدقة فإنها تدفع عنكم الأمراض والأعراض"¹⁴

"اپنے مریضوں کا صدقہ کے ذریعے علاج کیا کرو، پس بے شک یہ تم سے امراض اور بیماریاں دور کرتا ہے۔"

ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب (غصہ) کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔¹⁵ آپ ﷺ کا اپنا معمول اسی طرح تھا۔

4- صبر کا مظاہرہ:

مومن آدمی اگر خدا نخواستہ کسی وبائی مرض یا کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو اس کے لیے نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں ایک راہنمائی یہ ہے کہ وہ اس میں صبر کا مظاہرہ کرے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو شخص کسی علاقہ میں طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو اور وہ صبر کے ساتھ اپنے اس شہر میں ٹھہرا رہے، یہ جانتے

ہوئے کہ اسے صرف وہی چیز (یعنی کوئی اذیت و مصیبت) پہنچ سکتی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے (اس کے

مقدر میں) لکھ دی ہے تو اس مومن شخص کے لیے شہید کی مانند اجر و ثواب ہے۔"¹⁶

اس حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے واضح الفاظ میں بلاء کے دوران صبر کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور اس کے بدلے میں اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔

5- مسنون دعاؤں اور اذکار کی تلقین

نبی اکرم ﷺ نے امت کو زندگی کے ہر موقع کی طرح آفات و بلیات اور وباؤں اور بیماریوں سے بچاؤ کے لیے بھی مفید دعائیں تجویز فرمائی ہیں۔ ذیل میں ان میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1- جیسا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص (رات کے وقت) تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ، فِي الْأَرْضِ، وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ" تو اس پر صبح تک کوئی ناگہانی آفت نہیں آتی اور اگر صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھے تو شام تک اس پر کوئی اچانک آفت

2- وبائی اور موذی امراض سے حفاظت کے لیے آپ ﷺ نے علیحدہ سے بھی دعائیں تعلیم و تلقین فرمائیں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجُدَامِ، وَمِنْ سَبْيِ الْأَسْقَامِ"¹⁸

"اے اللہ، میں تجھ سے برص، جنون (پاگل پن)، جذام (کوڑھ) اور تمام (اس طرح کی دیگر) بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

3- اگر کسی بیمار شخص کے ساتھ کھانا کھانے کا اتفاق ہو جائے تو آپ ﷺ کے عمل سے یہ نمونہ ملتا ہے کہ یہ دُعا پڑھ لی

جائے:

"بِسْمِ اللَّهِ، ثِقَةً بِاللَّهِ، وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ"¹⁹

"میں اللہ کے نام (کی مدد) سے اللہ پر بھروسہ اور اسی پر اعتماد کرتے ہوئے شروع کرتا ہوں۔"

4- کسی بیمار یا مریض کو دیکھنے پر یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی:

"الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَبَنِي بِمَا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا"²⁰

ب۔ دوران و بقاء مصافحہ و معانقہ کو موقوف کرنا

ملاقات کے وقت اگرچہ مصافحہ سنت ہے لیکن آپ ﷺ کے عمل سے ہی یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ وباء کے دوران احتیاطی تدابیر کے طور پر بوقت ضرورت مصافحہ نہ کرنا بھی سنت ہے، اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ثقیف کے وفد میں موجود ایک (جزامی) کوڑھی کو اس کے مقام سے ہی لوٹ جانے کا حکم دے دیا، نہ تو اس سے عملاً بیعت لی، نہ مصافحہ کیا اور نہ ہی اس کا سامنا کیا اور فرمایا:

"إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَأَرْجِعْ"²¹

"ہم نے تمہاری بیعت کر لی ہے تم واپس لوٹ چلو۔"

کویت کی وزارت اوقاف کے تحت علماء کے ایک بورڈ کی طرف سے مرتب کردہ الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ میں وبائی مریض

سے مصافحہ کے بارے میں یہ فتویٰ درج ہے:

"نُكْرُهُ مُصَافِحُهُ وَتَقْبِيلُهُ مِنْ بَدَنِ الْجُدَامِ. بِهَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ"²²

"مجزوم سے مصافحہ کرنا، اس کو بوسہ دینا اور اس سے معانقہ کرنا مکروہ ہے یہی شافعیہ کا قول ہے۔"

اس فتویٰ سے بات مزید واضح ہو جاتی ہے۔

ج۔ ضروری علاج معالجہ کا لزوم

نبی اکرم ﷺ نے ہر بیماری کے لیے علاج کا موجود ہونا اپنے ارشادات میں واضح فرمایا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً"²³

"اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کا علاج بھی اتارا ہے۔"

اس فرمان کے مطابق ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی علاج ضرور ہے، یوں وبائوں اور ہر قسم کی بیماریوں کے لیے علاج معالجہ بھی

نبی کریم ﷺ کی سنت مطہرہ ہے۔ اطباء کی طرف سے تجویز کردہ مختلف دواؤں کے ذریعے علاج کے ساتھ ساتھ ویکسین لگوانے کے ذریعے بھی وباؤں سے چھٹکارا پانا ممکن ہے چنانچہ ان کا استعمال بھی مسنون علاج ہی کے زمرے میں آئے گا۔

د- وباؤں میں نقل و حرکت اور اختلاط سے متعلقہ تجویز کردہ اصول سیرت

1- قرنطینہ (Quarantine) علیحدگی اور گھروں میں قیام

متعدی مریض کو دوران وباء اپنے گھر (اور اپنے علاقے) میں ہی بیٹھ جانے اور علیحدگی اختیار کر لینے اور خدا نخواستہ اسی حالت میں وفات پا جانے والے کے لیے نبی کریم ﷺ نے شہادت کے اجر کی بشارت سنائی۔ چنانچہ ایک روایت میں "فَبِمَكْتُ فِي بَيْتِهِ صَابِرًا مُخْتَصِبًا"²⁴ کے الفاظ آئے یعنی "وہ شخص طاعون پھیلنے کے بعد اپنے گھر میں ثواب کی نیت سے صبر کر کے بیٹھا رہے"، جبکہ صحیح بخاری کی حدیث مبارکہ میں "فِي بَيْتِهِ" کی بجائے "فَبِمَكْتُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا"²⁵ کے الفاظ بھی آئے ہیں یعنی اپنے علاقے میں صبر کے ساتھ رکا رہے۔ اس علیحدگی اور قیام کو ہی قرنطینہ یا (Quarantine) کا نام دیا گیا۔

گویا آج کے اس جدید سائنسی دور کی علیحدگی اور تنہائی کی تجویز آپ ﷺ کی سیرت طیبہ میں پہلے سے ہی موجود تھی اس لیے اس کو سیرت طیبہ کے طور پر اختیار کر کے اس کے فوائد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

2- وباء زدہ علاقے میں داخلے اور وہاں سے باہر جانے کی ممانعت (لاک ڈاؤن کی تجویز)

وباؤں کے پھیلنے اور پھوٹ پڑنے پر نقل و حرکت کو محدود کرنے کے سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ کی سیرت سے ایک بہت اہم اور سائنسی راہنمائی یہ ملتی ہے کہ آپ ﷺ نے اس دوران وباء زدہ علاقے سے باہر جانا یا باہر سے لوگوں کا ایسے علاقے میں جانا ممنوع قرار دیا۔ گویا آپ ﷺ نے وباؤں سے بچنے کے لیے ایک طرح کا لاک ڈاؤن تجویز فرمایا۔ چنانچہ سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مہربان ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"الطَّاعُونَ رَجُزٌ أَوْ عَذَابٌ أُرْسِلَ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَىٰ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ، فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ"²⁶

"طاعون (اللہ کی طرف سے آنے والی) آفت یا عذاب ہے جو کہ بنی اسرائیل پر نازل کیا گیا یا (یوں فرمایا): کہ ان لوگوں پر بھیجا گیا جو تم سے پہلے تھے۔ جب تم کسی سرزمین میں اس وباء کی موجودگی میں سنو تو وہاں نہ جاؤ۔ اور اگر وہ کسی ایسی سرزمین میں پھیل جائے جس میں تم لوگ (پہلے سے موجود) ہو تو تم اس سے نکل کر مت بھاگو۔"

اس حدیث مبارکہ پر اطلاق اور اس کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل کتب سیرت میں یوں منقول ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شام کے علاقے عمواس میں طاعون کی وبا کی خبر سننے کے بعد فوج کے ہمراہ واپسی کا فیصلہ کیا۔ اس دوران حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے پاس ایسے حالات میں نبی کریم ﷺ کی واضح راہنمائی موجود ہے جو میں نے خود سماعت کی ہے۔ پھر انہوں نے مذکورہ بالا (حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) سے مروی فرمان نبوی ﷺ بیان کیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اور وہاں سے چلے گئے۔²⁷

ان احادیث نبویہ اور آثار صحابہ کا تعلق احتیاط کے عملی رویے سے ہے۔ یہ بات دنیا کے مشاہدہ میں بھی آچکی ہے کہ موجودہ کرونا کے زیادہ پھیلاؤ کا سبب اس سنہری اصول کو پامال کرنا تھا جبکہ اس فرمان کے مطابق عمل کر کے لاک ڈاؤن اور سارٹ لاک ڈاؤن کرنے سے اس وباء کے پھیلاؤ پر کافی حد تک قابو پانا ممکن ہوا ہے۔

3- سماجی فاصلہ (Social Distancing) کی تلقین

نبی اکرم ﷺ کی طرف سے تجویز کردہ احتیاطوں میں سے ایک احتیاط دوران وباء آپس میں قربت اور اختلاط سے بچنا اور مناسب دوری اور فاصلہ اختیار کرنا ہے۔ اگرچہ اوپر کے صفحات میں مندرج روایات و واقعات سیرت سے بھی سماجی فاصلہ کا واضح پیغام ملتا ہے لیکن نبی کریم ﷺ کے بعض فرامین تو خصوصی طور پر وباء زدہ کو صحت مند کے قریب جانے اور اختلاط سے روکنے کے لیے ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"لَا يُورِدَنَّ مُرَضٌّ عَلَى مُصْحِحٍ" ²⁸

"کوئی بیمار شخص کو یا بیمار اونٹ (جانور) کو صحت مند افراد یا اونٹوں (جانوروں) کے پاس نہ لے جائے۔"

اس حدیث سے بیمار شخص سے مصافحہ، معانقہ، میل ملاپ کی ممانعت واضح طور پر معلوم ہوتی ہے تاکہ وباء کے پھیلاؤ سے بچا جاسکے۔

اس کے علاوہ حضور اکرم ﷺ نے جذامی (کوڑھ) کی بیماری کے جراثیموں اور اثرات سے بچنے کے لئے ان سے ایک نیزہ کا فاصلہ رکھنے اور ان سے اتنے فاصلے سے بات چیت کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور ایک اندازے کے مطابق نیزہ تقریباً چھ فٹ کی لمبائی کے برابر ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَا تَدْبِعُوا النَّظَرَ إِلَى الْجَذَمِيِّ، وَإِذَا كَلِمَتُهُمْ فَلْيَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ قَيْدٌ زُمْحٍ" ²⁹

"جذام زدہ مریضوں پر زیادہ دیر تک نظر نہ ڈالو اور جب تم ان سے کلام کرو تو تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزے کے برابر فاصلہ ہونا چاہئے۔"

مسند احمد کی یہ روایت اگرچہ بعض کے نزدیک ضعیف ہے، مگر آپ ﷺ کا بیعت کے لیے آنے والے جذام والے مریض کو قریب آنے سے روکنے والا عمل اس حدیث کو تقویت پہنچاتا ہے۔

فقہی انسائیکلو پیڈیا کویت میں تمام فقہی مسالک کے مفتیان کا متفقہ موقف یوں لکھا ہے:

"مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک کوڑھی (مجذوم) کو ہر ایسے کام سے روکا جائے جس کے ذریعے دوسروں کو اس مرض کے پھیلنے سے ایذا اور تکلیف پہنچے، مثلاً صحت مند لوگوں سے اختلاط اور اس کا لوگوں کے ساتھ اکٹھے ہونے کو (روکا جائے گا)، اس حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی بنا پر: فَرَمَنَ الْمَجْذُومَ فَرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ (کوڑھی سے

اس طرح دور بھاگو جیسے شیر کو دیکھ کر بھاگتے ہو ³⁰

ر۔ وبائوں سے بچنے کے لیے طہارت و پاکیزگی کا التزام

1- طہارت کے عمومی احکامات:

جدید تحقیق اور میڈیکل سائنس اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ طہارت و پاکیزگی کا تقریباً ہر قسم کی بیماری سے بچاؤ میں اہم ترین کردار ہے۔ اسلامی تعلیمات اور نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ میں صفائی سے متعلق ایک مکمل نظام اور لائحہ عمل موجود ہے۔

قرآن مجید میں پاک صاف رہنے والوں کو اللہ کا محبوب قرار دیا گیا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ" (سورة البقرة: 222)

"اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک و صاف رہنے والے اپنے بندوں کو محبوب رکھتا ہے۔"

اس آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں طہارت اور پاکیزگی کی کتنی اہمیت ہے۔ اس سلسلہ میں بھی سیرت النبی ﷺ کی راہنمائی بہت واضح ہے۔ چنانچہ صفائی کی اہمیت کے پیش نظر نبی اکرم ﷺ نے پاکیزگی کو نصف ایمان قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ" ³¹

"پاکیزگی (صفائی) نصف ایمان ہے۔"

ایک حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے صفائی کی ترغیب کے ساتھ ساتھ اسے اسلام کی بنیاد قرار دیا اور فرمایا:

"تَنْظِفُوا بِكُلِّ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّ اللَّهَ بَنَى الْإِسْلَامَ عَلَى النَّظَافَةِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ إِلَّا كَلْبٌ نَظِيفٌ" ³²

"جہاں تک تم سے ہو سکے صفائی کرو، کیونکہ اسلام کی بنیاد صفائی پر ہے اور جنت میں تو صرف صاف ستھرے رہنے والے لوگ ہی داخل ہوں گے۔"

صفائی اور نظافت، حفظانِ صحت کے اہم اصولوں میں سے ہے اس کی اہمیت اس قدر ہے کہ آپ ﷺ نے اگر جنت کی کنجی نماز کو قرار دیا تو نماز کی کنجی طہارت کو قرار دیا۔ ³³ آپ ﷺ کا طہارت و نظافت سے حب الہی کے حصول اور اس کا ایمان سے تعلق بیان کرنا اس کی انتہائی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

2۔ اعضاء جسمانی کو دھونے کی تعلیم نبوی

سیرت طیبہ میں مختلف مقامات اور مواقع پر اعضاء جسمانی کی تنظیف و تطہیر اور انہیں دھونے اور صاف رکھنے کی تعلیم و تلقین کافی اہمیت کی حامل ہے۔ کرونا وائرس سے بچاؤ کے لیے بھی ڈاکٹرز اور ماہرین نے جس چیز پر سب سے زیادہ زور دیا وہ ہاتھوں کو بار بار دھونا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے جراثیم اور وائرس زائل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ کرونا وائرس جیسے خطرناک جراثیم کے لیے WHO کی طرف سے کم از کم بیس سیکنڈ کے لیے بار بار ہاتھوں کو صابن سے دھونا انتہائی مفید قرار دیا گیا ہے، اقوام متحدہ کی جانب سے اس کے فروغ کی خاطر ہر سال ۱۵ اکتوبر کو (Hand washing Day) بھی منایا جاتا ہے۔

تعلیمات نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ہاتھ دھونے کے اس عمل کو مسلمانوں کی زندگی کے مختلف مقامات و مواقع پر لازم قرار دیا ہے۔ جیسا کہ احادیث و سنن میں وضو کی فضیلت بیان کی گئی ہے، عموماً تمام نمازی روزانہ پانچ مرتبہ وضو کرتے ہیں، اور ہاتھ دھونا وضو کے اعمال میں سے اولین عمل ہے نیز چہرے اور کمنیوں تک ہاتھوں کو ایک مرتبہ دھونا تو وضو کے لیے فرض قرار دیا گیا لیکن ہاتھوں اور دیگر مذکورہ اعضاء کو تین مرتبہ دھونا نبی اکرم ﷺ کی سنت و سیرت کے طور پر اختیار کیا گیا۔ اس طرح سنت اور سیرت پر عمل پیرا ہونے سے صرف نمازوں کے لیے روزانہ تقریباً پندرہ سے بیس مرتبہ ہاتھوں کو دھونے کا عمل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ نے صبح بیداری کے بعد بھی وضو یا غسل کرنے سے پہلے سب سے پہلا کام ہاتھ دھونا ارشاد فرمایا تاکہ ہاتھ ممکنہ آلودگیوں سے پاک کر کے پانی میں ڈالے جائیں۔

آپ ﷺ نے اپنی سیرت اور عمل کے ذریعے نمازوں کے لیے وضو کرنے کے علاوہ جمعہ کے دن نماز سے پہلے غسل کا حکم دیا تاکہ لوگ پاک صاف ہو کر اور نہاد ہو کر جماعت میں شریک ہوں اور ہجوم ہونے کے باوجود کسی کی گندگی، جراثیموں اور بدبو سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو اور پورا مجمع پاکی اور صفائی کی تصویر ہو۔ ³⁴ عیدین میں چونکہ جمعہ سے بھی زیادہ ہجوم ہوتا تھا اس لیے آپ ﷺ عیدین کے دن بھی غسل فرماتے تھے۔ ³⁵

کرونا اور دیگر وبائی امراض سے بچاؤ میں سیرت النبی ﷺ سے راہنمائی: ایک تحقیقی مطالعہ

الغرض جسم اور جسمانی اعضاء کو دھونے کی آپ ﷺ کی تعلیمات دور حاضر میں جدید میڈیکل سائنس کے نزدیک بھی بیماریوں سے بچاؤ میں مسلمہ اہمیت اختیار کر گئی ہیں جو کہ آپ ﷺ کی سیرت کے فطری اور عالمگیر ہونے کی ایک واضح علامت ہے۔

3۔ انسانی منہ اور اندر کی مٹا فتوں اور جراثیموں سے بچاؤ میں سیرت کی تعلیمات

انسانی منہ بیماریوں کو منتقل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں سیرت طیبہ میں خصوصی تعلیمات موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے جہاں بدن کی بیرونی صفائی کے ذریعہ بیماریوں سے بچاؤ کے احکامات ارشاد فرمائے وہاں انسان کی اندرونی مٹا فتوں اور جراثیموں سے بھی دوسروں کو محفوظ رکھنے کے لیے موثر اقدامات تجویز فرمائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے منہ اور دانتوں کی صفائی کو اپنی سنت کے طور پر تعلیم فرمایا، اس لیے مسواک کو بہترین ذریعہ اور اپنی سنت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت، مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ آپ ﷺ مسواک کو دھونے کا بھی حکم دیتے تھے، نیز آپ ﷺ نے کلی کرنے اور پانی سے ناک کو صاف کرنے کو خصائل فطرت یعنی تمام انبیاء کی سنت میں شمار فرمایا³⁶ اور مضمضہ واستنشاق کو وضو و غسل میں تین تین مرتبہ کرنا سنت کے طور پر تعلیم فرمایا تاکہ ان کی صفائی تاکید کے ساتھ ہو جائے۔

کرونا و بوائے دوران ماہرین کی طرف سے سانس اور منہ سے نکلنے والی رطوبات (droplets) سے بچاؤ کے لیے خصوصی احتیاط تجویز کی گئی اور کرونا وائرس سے بچاؤ کے لیے ایک آدمی کو دوسرے کی سانس سے مناسب فاصلہ تجویز کیا گیا ہے۔ ان رطوبات کی منتقلی کے ذرائع سانس کے علاوہ جمائی، کھانسی، چھینک اور ڈکار وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ ان تمام ذرائع سے بچاؤ کے لیے سیرت طیبہ میں باقاعدہ تعلیمات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ ذیل میں چند ایک کا بطور مثال تذکرہ کیا جاتا ہے:

جمائی (Gaping/Yawning):

جس میں انسان کا منہ کھل جاتا ہے۔ اور اس سے لمبی سانس، ناگوار آواز اور بدبو نکلتی ہے جس سے آس پاس کے لوگوں کو ناگواری یا بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔ اس لیے ان جیسے احتمالات سے بچنے کے لیے آپ ﷺ نے جمائی کے بارے میں چند اہم تعلیمات یہ ارشاد فرمائیں: ایک تو یہ کہ بڑی اور آواز والی جمائی کو شیطان کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ عمل قرار دیا، دوسرا یہ کہ جمائی کو روکنے کی کوشش کی جائے اس کے لیے فرمایا کہ جب تم میں کوئی جمائی لے تو اپنے منہ کو بند کر لے یعنی روک لے۔ تیسرا یہ کہ منہ کو ڈھانپا جائے چنانچہ روایت میں ہے کہ جمائی لینے والے کو منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیے۔³⁷

چھینک (Sneezing):

چھینک اگرچہ جسم کے لیے تو مفید قرار دی گئی ہے لیکن چھینکنے وقت جسم کی رطوبات سے بیماریوں کے پھیلنے کا قوی امکان ہوتا ہے۔ کرونا جیسی وبائی امراض سے بچاؤ کے لیے خصوصی طور پر چھینکنے میں احتیاط برتنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اس عمل میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی سنت اور سیرت سے امت کو ایسا طریقہ سکھلایا جس سے ماسک کا ثبوت واضح طور پر ملتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چھینکنے وقت منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لینا چاہیے اور اس طریقہ سے چھینک کی آواز کو پست بھی کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ کا اپنا یہی معمول ہوتا تھا۔³⁸ نیز آپ ﷺ نے بڑی جمائی اور تیز (بلند آواز والی) چھینک کو شیطان کی طرف سے قرار دیتے ہوئے ایسے عمل کو اللہ کا ناپسندیدہ عمل قرار دیا۔³⁹

ذکار (Burping):

اسی طرح آپ ﷺ نے ذکار کو بھی ناپسند فرمایا کیونکہ اس کے ذریعے بھی ارد گرد میں ناگواری، بدبو اور بیماری پھیلنے کا امکان ہوتا ہے اور اس میں بھی جمائی یا چھینک جیسے احتمالات ہی پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص نے آپ ﷺ کے سامنے ذکار لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "كُفَّ جُشَاءَكَ عَنَّا"⁴⁰ (اپنی ذکار کو ہم سے روکو)۔ الغرض ہر وہ ذریعہ جو بیماریوں کے پھیلاؤ اور اور ناگواری کا ذریعہ بن سکتا تھا آپ ﷺ نے اس کا سدباب کیا اور ان کے بارے میں امت کو اپنی پاکیزہ تعلیمات سے بہرہ مند فرمایا۔

تھوکتنا (Spitting):

جدید طب میں تھوک بیماریوں کو پھیلانے کا ایک بڑا سبب سمجھا جاتا ہے۔ ماہرین نے کرونا کے دوران اس سے بچنے کی خصوصی ہدایات دیں۔ آپ ﷺ نے اپنے فرامین میں عوامی مقامات جیسے کہ مساجد، عبادت گاہوں وغیرہ میں تھوکنے سے خصوصی طور پر منع فرمایا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ مسجد میں تھوک دیکھا تو غصہ کی وجہ سے سرخ ہو گئے۔ ایک انصاری خاتون نے اس کو صاف کر کے وہاں خلوق کی خوشبو لگا دی تو آپ ﷺ نے ان کی تعریف و توصیف فرمائی۔⁴¹ الغرض منہ سے نکلنے والی سانس اور اس کے ذرائع کو ممکنہ حد تک دوسروں تک پہنچنے سے روکنے کے اقدامات سختی سے تجویز و تعلیم کرنا آپ ﷺ کے نزدیک حفاظتی اقدامات کی اہمیت کو بہت حد تک واضح کر دیتا ہے۔

س۔ مطعومات و مشروبات میں نبوی تعلیمات اور احتیاطیں

کھانے اور پینے کی ناقص اور خراب اشیاء صحت کی خرابی اور قوت مدافعت میں کمی کا باعث بنتی ہیں اور اگر احتیاط نہ کی جائے تو بیماریوں کے پھیلاؤ کا سبب بھی بنتی ہیں۔ قرآن مجید اور سنت مطہرہ میں انسانیت کو صحت مند رکھنے، ان کی قوت مدافعت بڑھانے اور ان کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لیے غذائی معاملے میں بھی ٹھوس اقدامات تجویز و تعلیم کیے گئے ہیں۔ چنانچہ آیات مبارکہ میں ہمیں مطعومات و مشروبات کے استعمال میں صاف، متوازن اور Hygienic غذا استعمال کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ" (سورة المؤمنون: 51) یعنی پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ ایک جگہ ارشاد الہی ہے: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا" (سورة البقرة: 168) یعنی مطعومات و مشروبات کا حلال ہونے کے ساتھ ساتھ طیب اور جراثیموں سے پاک ہونا بھی شرط قرار دیا۔

اس کے علاوہ ناپاک اور گندی چیزوں سے بچنے کا حکم دیا چنانچہ جو اور پانسوں کے ساتھ ساتھ شراب کو گندی قرار دے کر اس کی حرمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "إِنَّمَا الْحَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ" (سورة المائدة: 90)

اس کے علاوہ آپ ﷺ نے جہاں کچھ جانوروں کو بوجہ نجاست و ضرر حرام قرار دے کر ان کے کھانے سے منع فرمایا وہاں ایسے حلال جانوروں کے گوشت اور دودھ کے استعمال سے بھی روک دیا جو کہ جلالہ ہوں یعنی گندی اور نجاستیں وغیرہ کھانے کے عادی ہوں۔⁴² اور ان کے گوشت وغیرہ کے استعمال کرنے کے لیے کچھ روز تک انہیں محسوس یا باندھ کر رکھنا اور صاف خوراک کھلانا شرط قرار دیا۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے ایسی احتیاطی تدابیر تجویز فرمائیں جو کہ کھانے پینے کی چیزوں کو بیماریوں اور جراثیموں

سے محفوظ رکھنے میں کافی حد تک معاون ہو سکتی ہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے کھانے پینے کی چیزوں اور ان کے برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنے کا حکم دیا،⁴³ اس میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ ڈھکے ہونے کی وجہ سے یہ چیزیں آلودگی (جراثیموں) سے محفوظ رہیں اور ان میں گرد و غبار یا کوئی نجس چیز یا کوئی کیڑہ مکوڑہ نہ پڑ جائے۔⁴⁴

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو حمید انصاری رضی اللہ عنہ نفع کے مقام سے دودھ کا پیالہ (برتن) لائے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے اسے ڈھانکا کیوں نہیں؟ اس پر صرف ایک لکڑی ہی رکھ دیتے۔⁴⁵ یہ حدیث دراصل اس مستقل سنت اور مستقل حکم کا ایک اظہار محض ہے جس کے تحت تمام کھانے پینے اور دوسری چیزوں کے برتنوں کا ڈھکا رہنا ضروری ہے۔ دینی لحاظ سے بھی اور صحت کے اعتبار سے بھی، بلکہ صحت ہی کے معاملات نے اسے دینی حکم کا رخ دیا اور وہ مصالحہ بندگان کو علل احکام قرار دیتا ہے۔⁴⁶

آپ ﷺ نے ایک احتیاطی تدبیر کے طور پر پانی کے برتن کے اندر سانس لینے اور پھونکنے کی بھی ممانعت ارشاد فرمائی، اس کی حکمت ذکر کرتے ہوئے علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

"ممكن ہے منہ یا ناک سے تھوک و غیرہ نکل کر برتن میں پڑ جائے اور وہ آدمی کو مکروہ معلوم ہو پھر یہ بھی معلوم ہے کہ ہر سانس جو اندر سے باہر آتی ہے وہ بدن کی نثافتوں کو لے کر باہر نکلتی ہے اس لیے اس سانس کو یا اس سانس سے ملی ہوئی چیز کو پھر اندر نہیں کرنا چاہیے۔"⁴⁷

یہ تمام تعلیمات کھانے میں اور کھانے کے بعد گندگی، جراثیموں اور وائرس وغیرہ کے حصول اور پھیلاؤ کو روکنے کے لیے دی گئیں۔

ص۔ لباس اور کپڑوں کی صفائی میں سیرت النبی ﷺ سے راہنمائی اور کرونا میں ان سے استفادہ

کرونا وائرس کی وبا میں لباس اور استعمال کے دیگر کپڑوں کو گندگیوں اور جراثیموں سے پاک اور صاف (Sanitize) کرنے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس عمل کو اسلامی تعلیمات میں پھیلے سے ہی بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے عبادات مثلاً نماز اور حج وغیرہ کی بجا آوری کے لیے لباس کو نجاستوں سے محفوظ رکھنے اور اس کی نفاذت و پاکیزگی کے لیے خصوصی احکامات ارشاد فرمائے اور خود اس کا عملی نمونہ پیش فرمایا تاکہ امت کے لیے اسوہء حسنہ اور مثال بن جائے اور عبادات کرتے ہوئے اختلاط کے دوران ایک صاف ستھر اور حفظان صحت پر مبنی ماحول پیدا ہو۔

ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ بیکٹیریا اور جراثیم جو کہ بدبو کا سبب بنتے ہیں سے بھی اجتناب کرنے کا نمونہ پیش فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے لیے ایک کالی چادر بنائی جسے آپ ﷺ نے زیب تن فرمایا۔ جب اس میں آپ ﷺ کو پسینہ آتا تو ان کی بدبو آتی لہذا اسے ترک کر دیا کیونکہ آپ ﷺ کو اچھی خوشبو پسند آتی تھی۔⁴⁸ آپ ﷺ نے انسانی استعمال کے دیگر کپڑوں کی صفائی کی بھی تعلیم ارشاد فرمائی جیسا کہ آپ ﷺ نے رات سوتے وقت بستر کے کپڑوں کو جھانسنے کو مسنون عمل کا درجہ دیا۔⁴⁹

اجتماع جمعہ یا عیدین کے تہواروں اور خوشی کے دن جہوم کے اختلاط کے دوران صفائی اور نفاست کا مظاہرہ کرنا اور لباس کی بدبو وغیرہ کی اذیت اور جراثیموں کی منتقلی سے دوسروں کو بچانے کے اہتمام کے لیے صاف اور بہترین لباس پہننے کی ترغیب دی۔⁵⁰ آپ ﷺ کپڑوں کی گندگی پر لوگوں کو تنبیہ بھی فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک شخص کو میلے کپیلے کپڑے پہننے ہوئے دیکھا تو

فرمایا کہ کیا اس کو پانی نہیں ملتا تھا جس سے وہ اپنے کپڑوں کو دھولیتا؟ ایک اور شخص کو جو کہ صاحب حیثیت تھا، خراب کپڑے پہنے دیکھ کر اسے صاف لباس پہن کر اظہارِ نعمت کا حکم ارشاد فرمایا۔⁵¹

قبل از اسلام لوگوں میں کپڑوں کی طہارت کا التزام نہیں تھا اسی لیے مشرکین عرب جب اسلام قبول کرتے تو وہ اپنے کپڑوں کو دھوتے اور پاک صاف کر لیتے تھے۔ اسلام قبول کرنے والوں میں سے بعض کو تو آپ ﷺ نے بنفس نفیس کپڑے دھونے کا حکم ارشاد فرمایا تھا۔⁵² ازار کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے کی ممانعت والی احادیث کو نقل کر کے اس کی ایک وجہ ممانعتِ تفاخر و تکبر اور ریاضیاتی قرار دینے کے بعد مشہور سیرت نگار پروفیسر یاسین مظہر صدیقی لکھتے ہیں:

"اس کے علاوہ ایک اور دینی حکمت اور عملی نظافت بھی اس میں مضمحل تھی۔ زمین پر گھسنے کے سبب کپڑے کے گندگی سے آلودہ ہونے کا احتمال ہی نہیں یقین تھا لہذا وہ کپڑے کے پاک اور طاہر رکھنے کے حکم ربانی کے مخالف ہوتا، اس لیے بھی اس کی ممانعت کی گئی۔"⁵³

الغرض مذکورہ بالا تمام تجاویز و اقدامات وہ قیمتی اثاثہ ہیں جو کہ سیرت النبی ﷺ کے خزانہ سے ماخوذ ہیں اور اس قدر مؤثر اور مفید ہیں کہ دنیا کے جدید ماہرین نے آج انہی اقدامات کو واء سے نچنے کے لیے تجویز کیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تجاویز و اقدامات اور احتیاطی تدابیر کو التزام کے ساتھ اختیار و نافذ کیا جائے تاکہ و باؤں کے پھیلاؤ، تباہ کاریوں اور نقصانات سے بچا جاسکے۔

خلاصہ اور نتائجِ بحث

اس بحث سے ممکنہ طور پر یہ نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں:

1. و بائیں تاریخ انسانی کا حصہ ہیں اور موجودہ و باء کرونا ان سب سے زیادہ مہلک اور نقصان دہ ثابت ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انسانی بد اعمالیوں اور ابتلاء و آزمائش کو و باؤں کے دیگر اسباب میں سے سبب قرار دیا، و باؤں کی تعدی کی حقیقت بیان فرمائی، و باء میں مبتلاء ہو جانے والے مسلمانوں کے گناہوں کی معافی، درجات کی بلندی اور رحمتوں کے حصول کا ذکر فرمایا اور و باء سے شہید ہونے والوں کو شہادت کے مرتبہ پر فائز ہونے کی بشارت سنائی۔
2. کرونا سے بچاؤ کے لیے عملی اقدامات اور مجوزہ (ایس۔ او۔ پی) جیسے لاک ڈاؤن، قرنطینہ، سماجی فاصلہ، ترک مصافحہ، ہاتھوں اور جسم کو بار بار دھونا، کپڑوں کو دھونا اور صاف رکھنا، سانس کو دوسروں تک پہنچانے سے اجتناب، ماسک کا استعمال اور کھانے پینے کی چیزوں میں خصوصی احتیاطی تدابیر جیسے اقدامات، ان کو اختیار کرنا اور ان کی تجویز و تلقین آپ ﷺ کی سنت اور سیرت سے واضح طور پر ثابت ہیں اور کسی طرح بھی دین و توکل کے خلاف نہیں ہیں۔ اس لیے انہیں دینی فریضہ کے طور پر اختیار کرنا ہوگا۔
3. ان کے علاوہ آپ ﷺ نے و باؤں سے نچنے کے لیے چند اعتقادی اور روحانی اقدامات جیسے تقدیر پر ایمان، مؤثر حقیقی اللہ ہی کی ذات کو سمجھنا، و باء میں صبر و استقامت، صدقہ و خیرات، اللہ سے طلبِ نصرت اور و باؤں سے نچنے کی دعائیں بھی تلقین فرمائیں۔ بحیثیت مسلمان ان اقدامات کو اختیار کرنا بھی لازم اور انتہائی مفید ہے۔



حوالہ جات (References)

- 1 Maḥmūd bin ‘Abdullah Al Ālūsī, *Rūḥ al Ma‘ānī Fī Tafsīr al Qur’ān al ‘Aẓīm Wa al Sab‘a al Mathānī* (Beirūt: Dār Al Kutub Al ‘Ilmiyyah, 1415). 11: 48
الاولی، محمود بن عبداللہ، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۵ھ، ۱۱: ۴۸
- 2 Muḥammad bin Yazīd al Qazwīnī Ibn Mājah, *Al Sunan*, 1st ed. (Dār al Risālah al ‘Ālamiyyah, 1430). Ḥadīth # 4019
ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، ت: شعیب الارنؤوط، دارالرسالۃ العالمیہ، طبع اول ۱۴۳۰ھ، حدیث رقم: ۴۰۱۹
- 3 Muḥammad bin Ismā‘il Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī* (Dār Ṭawq al Najāh, 1422). Ḥadīth # 3474
بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، دار طوق النجاة، طبع اول ۱۴۲۲ھ، حدیث رقم: ۳۴۷۴
- 4 Aḥmad bin Shu‘ayb Al Nasa‘ī and Ḥasan ‘Abd al Mun‘im, *Al Sunan al Kubra*, 1st ed. (Beirūt: Mu‘assasah Al Risālah, 2001). Ḥadīth # 7447
النسائی، احمد بن شعیب، السنن الکبری، کتاب الطب، باب کفارة المریض، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، طبع اول ۲۰۰۱ء، حدیث رقم: ۷۴۴۷
- 5 Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*. Ḥadīth # 5707
بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الطب، باب الجزام، حدیث رقم: ۵۷۰۷
- 6 Muslim bin Al Ḥajjāj Al Qushayrī, *Al Jāmi‘ Al Ṣaḥīḥ* (Beirūt: Dār ‘Iḥyā‘ al Turāth al ‘Arabī, n.d.). Ḥadīth # 2220
مسلم بن الحجاج القشیری، الجامع الصحیح، کتاب السلام، باب لاعدوی ولا الطیرة، دار احیاء التراث العربی بیروت، حدیث رقم: ۲۲۲۰
- 7 ‘Alī bin Muḥammad al ‘Asqalānī Ibn Ḥajar, *Nuzḥah al Nazar Fī Tawdīḥ Nukḥmah al Fikr Fī Muṣṭalah Ahl al Athar* (Riyadh: Maṭba‘ah bil Safir, 1422), 92–93.
ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح اهل الاثر، مطبع بالسفیر الرياض، ۱۴۲۲ھ، ص: ۹۲، ۹۳
- 8 ‘Alī bin Muḥammad Mulla ‘Alī al Qārī, *Sharḥ Nukḥbah al Fikr Fī Muṣṭalahāt Ahl al Athar* (Beirūt: Dār al Arqam, n.d.), 368.
ملا علی القاری، علی بن محمد، شرح نخبۃ الفکر فی مصطلحات اهل الاثر، دار الارقم، بیروت، ص: ۳۶۸
- 9 Al Qushayrī, *Al Jāmi‘ Al Ṣaḥīḥ*. Ḥadīth # 2572
مسلم، الجامع الصحیح، کتاب البر والصلة والاداب، باب ثواب المؤمن فیما یصبیہ من مرض، حدیث رقم: ۲۵۷۲
- 10 Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*. Ḥadīth # 3474
بخاری، الجامع الصحیح، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، حدیث رقم: ۳۴۷۴
- 11 Al Bukhārī. Ḥadīth # 5732
بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الطب، باب ما یدکر فی الطاعون، حدیث رقم: ۵۷۳۲
- 12 Muḥammad bin ‘Īsa Al Tirmidhī, *Sunan Al Tirmidhī*, 2nd ed. (Egypt: Maṭba‘ah Muṣṭafa al Bābī al Ḥalabī, 1395).
الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، ابواب القدر، باب ماجاء لاعدوی ولا هامة ولا صفر، مطبعة مصطفیٰ البابی الحلبي مصر، طبع ثانی، ۱۳۹۵ھ
- 13 Ibn Mājah, *Al Sunan*. Ḥadīth # 4019, 2143

- ابن ماجه، سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب العقوبات، حديث رقم: ٢١٣٣، ٤٠١٩.
- 14 'Alī bin Ḥussām al Dīn 'Alī Muttaqī, *Kanz al 'Ummāl Fī Sunan al Aqwāl Wal Af'āl* (Mua'ssarah Al Risālah, 1401). Ḥadīth # 28182
- على متقى، على بن حسام الدين، كنز العمال في سنن الاقوال والافعال، مؤسسة الرسالة، ١٤٠١هـ، حديث رقم: ٢٨١٨٢
- 15 Al Tirmidhī, *Sunan Al Tirmidhī*. Ḥadīth # 664
- الترمذى، سنن الترمذى، ابواب الزكوة، باب ماجاء في فضل الصدقة، حديث رقم: ٦٦٣
- 16 Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*. Ḥadīth # 5734
- البخارى، الجامع الصحيح، كتاب الطب، باب اجر الصابر في الطاعون، حديث رقم: ٥٤٣٣
- 17 Sulaymān bin al Ash'ath Abū Dāw'ūd, *Sunan Abī Dāw'ūd* (Beirūt: Al Maktabah al 'Aṣariyyah, n.d.). Ḥadīth # 5088
- الوداؤد، سليمان بن الاشعث، سنن الوداؤد، كتاب النوم، باب مايقول اذا اصبح، المكتبة العصرية بيروت، حديث رقم: ٥٠٨٨
- 18 Aḥmad bin Muḥammad al Shaybānī Ibn Ḥambal, *Al Musnad*, ed. Sho'ayb al Arnā'ūt (Beirūt: Mu'assasah Al Risālah, 1421). Ḥadīth # 13004
- ابن حنبل، احمد بن حنبل، المسند، تحقيق شعيب الارناؤوط، مؤسسة الرسالة بيروت، ١٤٢١هـ، حديث رقم: ١٣٠٠٤
- 19 Al Tirmidhī, *Sunan Al Tirmidhī*. Ḥadīth # 1817
- الترمذى، سنن الترمذى، ابواب الاطعمه، باب ماجاء في الاكل مع الجزوم، حديث رقم: ١٨١٤
- 20 Al Tirmidhī. Ḥadīth # 3431
- الترمذى، سنن الترمذى، ابواب الدعوات، باب مايقول اذا ارى المبتلى، حديث رقم: ٣٣٣١
- 21 Al Qushayrī, *Al Jāmi' Al Ṣaḥīḥ*. Ḥadīth # 126
- مسلم، الجامع الصحيح، كتاب السلام، باب اجتناب الجزوم ونحوه، حديث رقم: ١٢٦
- 22 The Ministry of Awqaf and Islamic Affairs, Kuwait, *Al Mawsū'ah al Fiqhiyyah al Kawaytiyyah* (Kuwait: Dār al Salāsil, 1404). 15: 132
- الموسوعة الفقهية الكويتية، وزارة الاوقاف والشؤون الاسلامية كويت، دار السلاسل كويت، ١٤٠٤هـ، ١٥: ١٣٢
- 23 Al Nasa'ī and Ḥasan 'Abd al Mun'im, *Al Sunan al Kubra*. Ḥadīth # 6836
- النسائى، السنن الكبرى، كتاب الاثرية المحظورة، باب لبن البقرة، حديث رقم: ٦٨٣٦
- 24 Ibn Ḥambal, *Al Musnad*. Ḥadīth # 26139
- ابن حنبل، امام احمد، مسند احمد، حديث رقم: ٢٦١٣٩
- 25 Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*. Ḥadīth # 5734
- البخارى، امام، الجامع الصحيح، كتاب الطب، باب اجر الصابر في الطاعون، حديث رقم: ٥٤٣٣
- 26 Al Qushayrī, *Al Jāmi' Al Ṣaḥīḥ*. Ḥadīth # 2218
- مسلم، امام، الجامع الصحيح، كتاب السلام، باب الطاعون، والطيرة، والكهانة ونحوها، حديث رقم: ٢٢١٨
- 27 Yahya bin Sharf Al Nawawī, *Riyāḍ al Ṣāliḥīn*, 1st ed. (Damascuss: Dār Ibn Kathīr lil Ṭabā'ah wal Nashr wal Tawḍī', 1428). Ḥadīth # 1791
- النووى، يحيى بن شرف، رياض الصالحين، دار ابن كثير للطباعة والنشر والتوزيع دمشق، طبع اول ١٤٢٨هـ، حديث رقم: ١٧٩١
- 28 Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*. Ḥadīth # 5771
- البخارى، الجامع الصحيح، كتاب الطب، باب لاهلية، حديث رقم: ٥٤٤١
- 29 Ibn Ḥambal, *Al Musnad*. Ḥadīth # 581

ابن حنبل، مسند احمد، حدیث رقم: ۵۸۱

³⁰ The Ministry of Awqaf and Islamic Affairs, Kuwait, *Al Mawsū'ah al Fiqhiyyah al Kawaytiyyah*. 15: 131

الموسوعة الفقهية الكويتية، ۱۵: ۱۳۱

³¹ Al Qushayrī, *Al Jāmi' Al Ṣaḥīḥ*. Ḥadīth # 223

مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، حدیث رقم: ۲۲۳

³² Muḥammad bin Muḥammad Al Ghazālī, *Iḥyā' 'Ulūm al Dīn* (Beirūt: Dār al Ma'rifah, n.d.). 1: 125

الغزالی، محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، دار المعرفۃ، بیروت، ۱: ۱۲۵

³³ Sulaymān bin Dāw'ūd Al Ṭayālasī, *Al Musnad* (Egypt: Dār Hijr, 1999). Ḥadīth # 1899

الطیالسی، سلیمان بن داؤد، مسند ابی داؤد الطیالسی، دار ہجر، مصر ۱۹۹۹ء، حدیث رقم: ۱۸۹۹

³⁴ Shiblī No'mānī and Sayyid Sulaymān Nadvī, *Sīrat al Nabī*, 1st ed. (Lahore: Idārah Islāmiyāt, 2002). 4: 686

نعمانی، شبلی، ندوی، سید سلیمان، سیرت النبی ﷺ، ادارہ اسلامیات لاہور، اشاعت اول ستمبر ۲۰۰۲ء، ۴: ۶۸۶

³⁵ Ibn Qayyim, *Zād al Ma'ād Fī Hadyī Khayr al 'Ib'ād*, trans. Ra'īs Aḥmad Ja'farī (Karachi: Nafīs Academy, 1990). 1: 369

ابن قیم، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، مترجم اردو رئیس احمد جعفری، نفیس اکیڈمی، کراچی، ۱۹۹۰ء، ۱: ۳۶۹

³⁶ Abū Dāw'ūd, *Sunan Abī Dāw'ūd*. Ḥadīth # 47, 52, 54

ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب السواک، حدیث رقم: ۵۲، ۵۳، ۵۴

³⁷ Al Tirmidhī, *Sunan Al Tirmidhī*, Ḥadīth # 2746, 2747.

الترمذی، سنن الترمذی، کتاب ابواب الادب، باب ما جاء ان اللہ یحب العطاس ویکره التثاؤب، حدیث رقم: ۲۷۴۶، ۲۷۴۷

³⁸ Al Tirmidhī, *Sunan Al Tirmidhī*. Ḥadīth # 2745

الترمذی، نفس المصدر، حدیث رقم: ۲۷۴۵

³⁹ Ibn Qayyim, *Zād al Ma'ād Fī Hadyī Khayr al 'Ib'ād*. 2: 651

ابن قیم، زاد المعاد مترجم اردو، ۱: ۶۵۱

⁴⁰ Ibn Mājah, *Al Sunan*. Ḥadīth # 3350

ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الاقتصاد فی الاکل، حدیث رقم: ۳۳۵۰

⁴¹ Ibn Mājah. Ḥadīth # 762

ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب کراہیۃ التخاذل فی المسجد، حدیث رقم: ۷۶۲

⁴² Abū Dāw'ūd, *Sunan Abī Dāw'ūd*. Ḥadīth # 3785, 3786

ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمۃ، باب النبی عن اکل الجلابۃ والبانہا، حدیث رقم: ۳۷۸۶، ۳۷۸۵

⁴³ Al Qushayrī, *Al Jāmi' Al Ṣaḥīḥ*. Ḥadīth # 2012

مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الاشریہ، باب الامر بطغیظۃ الاءاء، حدیث رقم: ۲۰۱۲

⁴⁴ No'mānī and Nadvī, *Sīrat al Nabī*. 4: 690

نعمانی، شبلی، سیرت النبی ﷺ، ۴: ۶۹۰

⁴⁵ Al Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al Bukhārī*. Ḥadīth # 5606

البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاشریہ، حدیث رقم: ۵۶۰۶

⁴⁶ Prof. Yāsīn Mazhar Ṣiddiqī, *'Ahad e Nabvī Ka Tamaddun* (Lahore: Dār al Nawādir,

2011), 272.

صدیقی، بسین مظہر پروفیسر، عہد نبوی کا تمدن، دار النوادر لاہور، ۲۰۱۱ء، ص: ۲۷۲

47 No'mānī and Nadvī, *Sīrat al Nabī*. 4: 689

نعمانی، شعلی، سیرت النبی ﷺ، ۶۸۹: ۴

48 Abū Dāw'ūd, *Sunan Abī Dāw'ūd*. Ḥadīth # 4074

ابوداؤد، السنن، کتاب اللباس، باب فی السوداء حدیث رقم: ۴۰۷۴

49 No'mānī and Nadvī, *Sīrat al Nabī*. 4: 709

نعمانی، سیرت النبی ﷺ، ۷۰۹: ۴

50 Ibn Qayyim, *Zād al Ma'ād Fī Hadyī Khayr al 'Ib'Ād*. 1: 322, 323, 368

ابن قیم، زاد المعاد، مترجم اردو، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۶۸

51 No'mānī and Nadvī, *Sīrat al Nabī*. 1: 501

نعمانی، شعلی، سیرت النبی ﷺ، ۵۰۱: ۱

52 Ṣiddiqī, *'Aḥad e Nabvī Ka Tamaddun*, 291-436.

صدیقی، بسین مظہر، نفس المصدر، ص: ۳۹۱، ۳۶۳

53 Ṣiddiqī, 302.

ایضاً، ص: ۳۰۲